TAHREER
Journal of Languages & Literature
eISSN:3007-2085
pISSN:3007-2077
تحریر

Vol. 4 No. 2 (2026) **HEC** approved in the **Y** category.

Spy Characters in Ibn-e-Safi's Novels

ابن صفی کے ناولوں میں جاسوسی کردار

Farhat Shaheen[1*], Dr Rizwana Naqvi[2]
[1]MPhil Scholar, Assistant Professor[2], Department of Urdu Language & Literature, University of Sargodha
***Corresponding Email:** farhatshaheen075@gmail.com
DOI: https://doi.org/10.65827/tahreer.v4i2.85

Abstract

The dawn of detective novels in Urdu literature occurred in the mid-20th century, specifically in 1952. Before this, translations of English literature were a common practice. The name of Ibn-e-Safi stands out prominently in the realm of Urdu detective fiction. He laid the foundation for detective novel writing in 1952 and launched the Faridi and Hamid Series the same year, with Colonel Faridi as its central character. This series became immensely popular. His second famous series, the Imran Series, began in 1955 with the first novel titled "Khaufnaak Imarat" (The House of Fear). Children and young adults show great interest in his spy novels, which are a perfect blend of mystery, adventure, and healthy humour. His novels feature strong, scientifically based plots. The works of Ibn-e-Safi not only instilled a habit of reading in the masses but also popularised visits to libraries. His masterful writing combined scientific facts, psychology, and thrilling, mysterious situations. This elevated the genre from mere pulp fiction to the centre of attention in literary circles. His invaluable services to the development of detective novels in Urdu literature are undeniable.

Keywords:
Ibne Safi, suspense, Thrill, psychology, scientific facts, popular fiction, Adventure, strong plots, Mystery

Received: 31-05-2026 **Accepted:** 10-07-2026 **Online:** 26-07-2026

This article is licensed under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0). Free use, distribution, and reproduction are permitted with proper citation of the original work.
© The Author(s).

ناول اطالوی زبان کے لفظ Novella سے نکلا ہے۔ جس کے لغوی معنی نیا یا انوکھا کے ہیں۔ ناول ایک ایسی طویل بیانیہ کہانی ہے جس میں انسانی زندگی کے بہت سارے پہلوؤں کو شامل کیا جاتا ہے کہ وہ حقیقی اور سچے معلوم ہوں۔ اس میں کرداروں کی

نفسیات، حالات، معاشرتی اقدار اور مکالموں کی مدد سے ایک مکمل دنیا تخلیق کی جاتی ہے۔ ناول کے بنیادی اجزا میں پلاٹ، کردار نگاری، مکالمے، منظر کشی اور نظریہ حیات وغیرہ شامل ہیں۔ ناول ایک ایسی طویل بیانیہ صنفِ نثر ہے۔ جو زندگی کے کسی خاص حصے یا وسیع کینوس کو اس طرح حقیقت پسندانہ انداز میں فراہم کرتا ہے کہ قاری کے سامنے ایک مکمل تہذیبی، سماجی اور نفسیاتی دنیا قائم ہو جاتی ہے۔ ناول اردو ادب کی مقبول اور وسیع صنف ہے۔ ناول انسانی زندگی کا ایسا آئینہ ہے جس میں فرد اور معاشرے کا آپس میں رشتہ، اس کے تبدیل ہوتے ہوئے رویے اور فکری زاویے پوری معنویت کے ساتھ ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ دوسری اصناف کے برعکس ناول میں زندگی کو اس کی تمام تر جزئیات اور وسعت کے ساتھ پیش کرنے کی وسیع گنجائش ہوتی ہے۔ موضوع، اسلوب، تکنیک اور فضا کے اعتبار سے ناول کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

- رومانوی ناول: رومانوی ناولوں کا بنیادی موضوع محبت، حسن اور رومانوی جذبات پر منحصر ہوتا ہے۔ رومانوی ناولوں میں حقیقت پسندی کی بجائے تخیل افرینی، مثالی دنیا کی تخلیق اور جذباتیت کو ترجیح دی جاتی ہے۔
- تاریخی ناول: ایسے ناول ہیں جن کا تانا بانا ماضی کے ساتھ جڑا ہوا ہوتا ہے۔ تاریخی ناولوں میں تاریخی واقعات، نامور شخصیات اور گزرے ہوئے زمانوں سے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ اس میں تاریخ کے خشک حقائق کو تخیل کا رنگ دے کر دلچسپ بنایا جاتا ہے۔
- اصلاحی اور سماجی ناول: ان ناولوں میں معاشرے کی برائیوں، غلط رسم و رواج اور اخلاقی پستی اور ان کی اصلاح کے حوالے سے مواد شامل کیا جاتا ہے۔ اصلاحی اور سماجی ناول اپنے دور کے سماجی مسائل کے بہترین عکاس ہوتے ہیں۔
- نفسیاتی ناول: ان ناولوں میں کرداروں کی داخلی دنیا ان کی سوچ، ذہنی الجھنوں، عقدوں اور لاشعوری محرکات کا تجربہ کیا جاتا ہے۔ نفسیاتی ناولوں میں اکثر "شعور کی رو" کی تکنیک کو برتا جاتا ہے۔
- فلسفیانہ اور وجودی ناول: ایسے ناولوں میں انسان کے وجود کی حقیقت، کائنات میں انسان کی حیثیت تنہائی اور زندگی کے مقصد جیسے گہرے سوالات کو بحث کا موضوع بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔
- علامتی و تجریدی ناول: ان ناولوں میں عام انداز بیان ترک کر کے علامتوں، استعاروں اور اشاروں کی مدد سے مکالمہ کیا جاتا ہے۔ ان ناولوں کو سمجھنے کے لیے قاری کو بہت زیادہ ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے۔ علامتی ناولوں کے حوالے سے انتظار حسین کا ناول "بستی" بہت اہم ہے۔
- مہم جوئی اور رزمیہ ناول: ان ناولوں میں ہیرو کسی سفر پر نکلتا ہے اور خطروں کا سامنا کرتا ہے جنگلی جانوروں یا پھر قدرتی آفات کا شکار ہوتا ہے۔ اس قسم کے ناولوں میں سنسنی عروج پر ہوتی ہے۔
- سائنس فکشن ناول: ان ناولوں میں سائنسی ایجادات، خلائی سفر، وقت کے سفر اور ماورائے زمین مخلوق کو بنیاد بنا کر لکھا جاتا ہے۔

- جاسوسی ناول: جاسوسی ناولوں کا ایک قدیم سلسلہ اردو ادب میں صدیوں سے چلتا آرہا ہے۔ ادبی اصطلاح میں جاسوسی ناول سے مراد فکشن کی وہ صنف ہے جس کا تانا بانا کسی پوشیدہ مجرم، تجسس، مہم جوئی اور مجرم کی تلاش کے گرد گھوم رہا ہوتا ہے۔ اس کہانی کا مرکزی کردار ایک "جاسوس" یا "ڈیٹیکٹر" ہوتا ہے جو اپنی غیر معمولی ذہانت مشاہدے اور منطقی استدلال کی قوت سے الجھے ہوئے معاملے کو سلجھاتا اور مسائل کو حل کرتا ہے۔

> "Suspense is the tension a reader feels when they're not sure what will happen in a story". (1)

تجسس وہ تناؤ یا بے چینی ہے جو قاری اس وقت محسوس کرتے ہیں۔ جب انہیں معلوم نہ ہو کہ کہانی میں آگے کیا ہونے والا ہے۔

ایڈلر گرایلن پو کے مطابق:

> "ایک بہترین جاسوسی کہانی وہ ہے جو قاری کے ذہن کو مفروضوں کے ایسے جال میں الجھائے جہاں ہر سراغ بظاہر سیدھا نظر آئے لیکن اس کی تہیں کسی گہرے معمے سے جڑی ہوں۔" (۲)

اردو ادب میں جاسوسی رنگ کا آغاز داستانوں کے سب سے اہم کردار "عمرو عیار" (طلسم ہوش ربا کے عمر عیار) سے منسلک کیا جاتا ہے۔ لیکن ناول کی صورت میں اس کا باقاعدہ آغاز بیسویں صدی کے شروع میں ہوا۔ منشی تیر تھ رام فیروز پوری نے انگریزی کے جاسوسی ناولوں کے کثرت سے اردو تراجم کیے ہیں۔ اور ان کے علاوہ ظفر عمر نے ناول "نیلی چھتری" لکھ کر شہرت حاصل کی جاسوسی و سسپنس ناول جذبات اور خوف پر مبنی ہوتے ہیں۔ ان ناولوں میں قاری کو اکثر معلوم ہوتا ہے کہ مجرم کون ہے یا پھر آگے کیا خطرہ ہے۔ لیکن کہانی کا ہیرو اس خطرے سے بے خبر ہوتا ہے۔ کہانی وقت کے خلاف ایک تیز دوڑ ہوتی ہے جہاں سنسنی خیز واقعات بڑی تیزی سے رونما ہوتے ہیں۔

> "A reader experiences a suspenseful story when the writing leaves them excited, anxious, and turning pages. Time stands still. The world around the reader fades into obscurity. Devour each word while sitting on the edge of their seats their beloved character faces danger and a high risk of failure. The reader pulse and blood pressure elevate. They squirm in their chair. Breathing increase will the character survive". (3)

جب کوئی قاری ایک سنسنی خیز کہانی پڑھتا ہے۔ تو وہ ایک ایسے جذبے سے گزرتا ہے جو اسے پر جوش اور بے چین کر دیتا ہے اور وہ تیزی سے صفحات پلٹنے پر مجبور ہو جاتا ہے وقت جیسے تھم جاتا ہے اور قاری کی ارد گرد کی دنیا گمنامی میں کھو جاتی ہے۔ وہ اپنی سیٹ کے کنارے بیٹھے ہوئے ہر لفظ کو بہت شوق سے پڑھتا ہے ان کا محبوب کردار خطرے اور ناکامی کے شدید خطرے کا سامنا کر رہا ہوتا ہے۔ قاری کی نبض اور بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ وہ کرسی پر بے چینی سے پہلو بدلتے ہیں۔ اور ان کی سانس تیز ہو جاتی ہے۔ کہ کیا وہ کردار بچ پائے گا؟

جاسوسی ناولوں میں کہانی کی فضا ایسی پیش کی جاتی ہے۔ جو دل کی دھڑکن تیز کر دے دھند سے بھری اندھیری سڑکیں، پرانی

تاریک حویلیاں، کالی رات، بارش کا شور اور اس کے ساتھ جدید دور کے خفیہ تہہ خانے اور لیبارٹریاں جہاں خطرناک فارمولے کی تیاری کی جاتی ہے۔ جاسوسی ناولوں میں مجرم کوئی عام چور نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ایک انتہائی ذہین بے رحم اور چالاک انسان ہوتا ہے۔ مجرم قانون کی گرفت سے بچنے کے لیے مختلف چالیں چلتا ہے اور آخر کار بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ مجرم، ہیرو کے لیے ایک کڑا چیلنج ہوتا ہے۔ جاسوسی ناولوں میں بعض اوقات ایسے کردار بھی شامل کیے جاتے ہیں جو بظاہر مجرم لگتے ہوں لیکن حقیقت میں بے گناہ ہوتے ہیں۔ جاسوسی ناولوں میں صرف دماغی کام نہیں ہوتا بلکہ اس میں جان لیوا تعاقب، گولیوں کی بوچھاڑ اور خنجروں سے لڑائی جیسے سنسنی خیز ایکشن سینز بھی ہوتے ہیں۔ جاسوسی ناولوں میں جاسوس دشمن کے اڈے میں گھسنے کے لیے اپنا چہرہ اور انداز بدلتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے پاس جدید ترین اور حیرت انگیز خفیہ آلات ہوتے ہیں جن کی بدولت وہ مجرم کو اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔

> “Suspense novels are defined by their ability to generate sustained tension, dread, and curiosity about the story's outcome. The gold standard for the genre relies on creating deep emotional connection with the characters, mastering the pacing, and placing everyday people in terrifying, high-stakes situations. " (4)

تجسس ناولوں کی پہچان ان کی مسلسل کشیدگی، خوف اور کہانی کے انجام کے بارے میں تجسس پیدا کرنے کی صلاحیت سے ہوتی ہے۔ اس صنف کے بہترین معیار کا انحصار کرداروں کے ساتھ گہرے جذباتی لگاؤ، رفتار پر عبور حاصل کرنے اور عام لوگوں کو خوفناک اور انتہائی نازک صورتحال میں مبتلا کرنے پر ہوتا ہے۔

اردو ادب میں جاسوسی ناولوں کے چند معیارات اور خصائص ہیں جن کے مطابق جاسوسی ناولوں کا سب سے بڑا خاصہ اس کی منطق ہے۔ کہانی میں جو بھی جرم پیش کیا جائے اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی مادی یا نفسیاتی وجہ ہونی ضروری ہے۔ ناول کی پہلی سطر سے لے کر آخری صفحے تک قاری کی دلچسپی برقرار رکھنا مصنف کی اصل مہارت ہے۔ ناول میں تجسس پیدا کرنے کے لیے کہانی میں ایسے موڑ لائے جاتے ہیں جہاں کاری خود کو بے بس ولاچار محسوس کرتا ہے لیکن یہ سسپنس اتنا مبہم نہیں ہوتا کہ قاری اس سے اکتاہٹ محسوس کرنے لگے۔ جاسوسی ناولوں کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ ان ناولوں میں عریانیت، فحاشی اور بے ہودگی سے گریز کیا جاتا ہے۔ اردو ادب کا جاسوس اخلاقی طور پر بلند کردار کا مالک ہوتا ہے۔ وہ مجرموں سے لڑتا ہے لیکن خود قانون کو ہاتھ میں نہیں لیتا۔ جاسوسی ناولوں میں کردار حقیقت پسندی سے نزدیک تر ہوں کرداروں کی بول چال رویے فطری اور قابل یقین ہونا

ضروری ہیں۔ تاکہ قاری آسانی سے چیزوں کو سمجھ سکے۔ جاسوسی ناولوں میں کرداروں کی سوچ، خیالات، خوف خواہشات وغیرہ واضح طور پر بیان کیے جانے چاہیے۔ تاکہ قاری مجرم اور جاسوس دونوں کے کرداروں کی نفسیات کو سمجھ سکے۔ جدید دور کے جاسوسی ناولوں میں کمپیوٹر ہیکنگ، بائیولوجیکل ہتھیاروں، زہروں کے اثرات اور جدید مواصلاتی نظام کا ذکر ہوتا ہے۔ مصنف کو ان چیزوں سے متعلق علم ضرور ہونا

چاہیے معلومات فرضی یا ہوائی نہیں ہونی چاہیے۔ جاسوسی ناولوں میں مجرم کو بے نقاب کیا جاتا ہے۔ اور ملک کے لیے کی جانے والی اس کی سازشوں کو قارئین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ جس کی بدولت نوجوانوں کے دلوں میں اپنے ملک کے لیے محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

اردو زبان میں جاسوسی ناول نگاری کی بات کی جائے تو "ابنِ صفی" کا نام سب سے نمایاں ہو کر جگمگاتا ہے۔ ابن صفی کا اصل نام اسرار احمد تھا۔ ابن صفی برصغیر کے مقبول شہر الہ اباد کے ایک چھوٹے سے گاؤں "نارہ" میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام صفی اللہ اور والدہ کا نام ناظرہ بی بی تھا۔ ان کا تعلق ایک پڑھے لکھے اور زمیندار خاندان سے تھا۔ ابن صفی نے اپنے ایک مضمون میں تحریر کیا تھا کہ وہ بچپن میں اتنے نحیف تھے کہ پیدا ہوتے وقت رونے کے لیے منہ تو کھولتے تھے لیکن آواز بلند نہیں ہو پاتی تھی۔ ان کی تربیت ان کی والدہ ناظرہ بی بی نے کی کیونکہ ابن صفی کے والد ملازمت کے سلسلے میں گھر سے باہر رہتے تھے۔ ابن صفی نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں الہ آباد سے حاصل کی۔ پھر انہوں نے آگرہ یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ ابن صفی نے ساتویں جماعت ہی سے کہانیاں لکھنا شروع کر دی تھیں۔ ان کی پہلی کہانی ادبی رسالے "شاید" میں شائع ہوئی تھی۔ ابن صفی نے اپنی ادبی زندگی کا آغاز ایک شاعر کی حیثیت سے کیا۔ اور "اسرار ناروی" کے نام سے مختلف نظمیں اور غزلیں تخلیق کیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے "طغرل فرغان" کے قلمی نام سے بے شمار طنزیہ اور مزاحیہ مضامین بھی لکھے جو اس دور میں بہت مقبول ہوئے۔ ابن صفی نے جاسوسی دنیا کا آغاز 1952ء میں کیا۔ ابن صفی کے جاسوسی ناول لکھنے کا سبب ایک چیلنج بنا۔ ایک ادبی محفل میں کسی صاحب نے اعتراض کیا کہ اردو ادب میں فحش نگاری اور جنسی موضوعات کے سوا کوئی کتاب مقبولیت کا درجہ حاصل نہیں کر سکتی۔ اور اردو ادب میں سسپنس یا جاسوسی ادب کا کوئی بہتر مستقبل نہیں ہے۔ ابن صفی نے اس بات کو غلط ثابت کرنے کا عزم کیا۔ انہوں نے جنوری 1952ء میں الہ آباد کے ماہنامہ "نکہت" کے زیر اہتمام جاسوسی دنیا کے نام سے ایک نئے سلسلے کا آغاز کیا۔ ابن صفی کے اس سلسلے کا سب سے پہلا جاسوسی ناول "دلیر مجرم" مارچ 1952 میں شائع ہوا۔ ابن صفی کے اس ناول نے برصغیر میں اس وقت بہت مقبولیت حاصل کی۔ ابن صفی برصغیر کی تقسیم ہونے کے کچھ عرصے بعد اگست 1952ء میں اپنی والدہ اور بہن کے ہمراہ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ ابن صفی کے والد کراچی لالوکھیت کے ایک کچے علاقے میں رہنے لگے۔ پاکستان آنے کے بعد ابن صفی نے اپنے ذاتی اشاعتی ادارہ "اسرار پبلکیشنز" کا آغاز کیا۔ اور یہاں سے پاکستان اور ہندوستان دونوں کے لیے ناول تخلیق کرتے اور پھر ان کے اشاعت بھی خود کیا کرتے تھے۔

ابن صفی کے مشہور ترین جاسوسی سلسلے "فریدی و حمید سیریز" اور "عمران سیریز" ہیں۔ یہ دونوں سلسلے الگ الگ ہیں اور ابن صفی نے ان سلسلوں کے کرداروں، ماحول اور مزاج کو بالکل ایک دوسرے سے مختلف رکھا ہے۔

"فریدی اور حمید سیریز" ابن صفی کا یہ سب سے پہلا طویل جاسوسی سلسلہ ہے، جس کا آغاز انہوں نے ۱۹۵۲ء میں کیا تھا۔ اس سیریز کے مرکزی کردار ہیرو کرنل احمد فریدی اور ان کے ساتھی سارجنٹ حمید ہیں۔ اس جاسوسی سلسلے کے مرکزی کردار کرنل فریدی

جسمانی طور پر فولاد کی طرح مضبوط ہیں اور کمال کی ذہنی مہارت رکھتے ہیں۔ وہ اتنے پر اعتماد اور طاقتور ہیں کہ بظاہر روبوٹ کی طرح دکھائی دیتے ہیں، مگر مشینی اور انسانی طاقت اور خصوصیات کا عجیب امتزاج ہیں۔ وہ ایک نڈر اور بہادر انسان کے طور پر پیش کیے گئے ہیں۔ موت ان کے سامنے آنے اور آنکھیں ملانے کی جرات نہیں رکھتی۔ ان کا اخلاق بہت اچھا ہے اور وہ اپنے ساتھیوں کا بھی بے حد خیال رکھتے ہیں۔ فریدی اپنی مہارت سے دشمن کو جال میں پھنساتا ہے اور برائی کو اس کے انجام تک پہنچاتا ہے۔ فریدی کی آواز میں ایک رعب اور دبدبہ ہے جس کی وجہ سے دشمن کے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں۔(۵) کرنل فریدی کبھی نہ ہار ماننے والا ایک سچا اور بااخلاق انسان ہے، جرم اور برائی اس کے شکنجے سے نکل نہیں سکتی، کیپٹن حمید: فریدی و حمید سیریز کا دوسرا اہم کردار "کیپٹن حمید" ہیں جو کرنل فریدی کے سب سے زیادہ قریب اور مخلص وفادار ہیں۔ کیپٹن حمید ایک زندہ دل، حاضر دماغ اور چست انسان ہے۔ ابن صفی نے کیپٹن حمید کے کردار کو مزاحیہ انداز میں پیش کیا جو مشکل حالات میں لطیفے سنا کر حالات کو خوشگوار بناتا ہے، جس سے قارئین بہت لطف اندوز ہوتے ہیں۔ کیپٹن "حمید" گویا فریدی کا دستِ راس ہے، جو ہر معاملے میں اس کا مددگار و معاون ہے وہ بہادر نڈر، صالح طبیعت ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی شاطر، فوری مگر تجزیات ردّ عمل کا مظاہرہ کرنے والا فرض شناس انسان ہے۔ وہ ہر طرح کا بہروپ اوڑھ سکتا ہے، ہر طرح کے کردار میں ڈھل سکتا ہے:

> فریدی بات کاٹ کر بولا۔ "یہ ضروری نہیں ہے کہ اس واردات میں انہی لوگوں کا ہاتھ ہو، کوئی دوسرا بھی سرخ دائرے کی وبا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔"۔۔۔ قتل بڑے عجیب حالات میں ہوا ہے۔ کمرے میں ساری چیزیں الٹی پڑی تھیں، اور لاش فرش پر تھی۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ مقتول پر بڑی مشکل سے قابو پایا جاسکا ہوگا۔ مگر اسی کشمکش خاموشی سے نہیں ہو سکتی۔۔۔ مگر اس کی لڑکی جو برابر ہی کے کمرے میں سوئی ہوئی تھی اطمینان سے رات بھر سوتی رہی۔ وہ کمرہ دوسری منزل پہ تھا ٹھیک اس کمرے کے نیچے والے کمرے میں بھی اسی خاندان کے کئی افراد موجود تھے، لیکن چھت پر وزنی الماریوں کے گرنے سے نیند میں کوئی خلل نہیں پڑا۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے۔ فریدی کچھ سوچتے ہوئے بولا۔(۶)
>
> "بوڑھا برا سا منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔ حمید نے سچ مچ بہروں کی سی اداکاری کی تھی۔ کمپارٹمنٹ کے باقی لوگ اسے بہرا ہی سمجھ رہے تھے ظاہر ہے یہ ان کے لئے خاص دلچسپی کا سامان تھا۔ دو بہرے اور دونوں ایک دوسرے کو غلط سمجھنے پر مصر۔ پھر یہ بھی ضروری تھا کہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ ایک دوسرے سے مخاطب ہوں ۔۔ یہ سفر تفریحی نہیں تھا بلکہ اس کی نوعیت خالص سرکاری تھی۔ ان دنوں ایک کیس 'فریدی" کے سپرد کیا گیا تھا اور فریدی نے اس کا فائل "حمید کے سپرد کر دیا تھا" (۷)

قاسم: اس جاسوسی سلسلے کا تیسرا اہم کردار قاسم ہے۔ وہ ایک سادہ، پھرتیلا، چست اور بہادر انسان کے طور پر ابھرتا ہے۔ قاسم کرنل فریدی کا پرسنل اسسٹنٹ ہے جو جرائم پیشہ افراد کو پکڑنے میں ان کی مدد کرتا ہے۔ قاسم کا کردار ایسا ہے کہ کسی بھی گھبراہٹ اور خوف

کے ماحول میں وہ موقع کی مناسبت سے مختلف حرکتیں کرتا ہے جس سے مزاح اور سسپنس برقرار رہتا ہے۔ اس جاسوسی سلسلے کا ایک اور کردار پروفیسر "پیٹا گورس" ہے۔ یہ ایک بوڑھا اور سائنسی ماہر ہے جو فریدی کے محکمے کے لیے گیس اور سائنسی ایجادات فراہم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

فریدی وحمید سیریز کا ایک اور کردار "سپرٹینڈنٹ فیاض" ہے۔ یہ محکمہ پولیس کا ایک آفیسر ہے جو اکثر مشکل اور خراب حالات میں کرنل فریدی سے مدد مانگتا ہے۔ فیاض کو نہایت ہی ناکارہ اور کاہل پولیس آفیسر کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کرنل فریدی کے قریبی اور گھریلو کرداروں میں "نواب ناصر کمال" جو کرنل فریدی کے والد ہیں، جو کرنل فریدی کے جاسوسی سلسلے سے ہمیشہ ناخوش نظر آتے ہیں۔ جبکہ ایک کردار کرنل فریدی کی والدہ "بیگم ناصر کمال" کا پیش کیا گیا ہے۔ ان کی والدہ نہایت سادہ اور رحم دل خاتون تھیں۔

کرنل فریدی کی چھوٹی بہن "غزالہ" کا کردار بھی موجود تھا، غزالہ نہایت ہی ذہین لڑکی کے طور پر پیش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ایک بکرا "اسکاف" کے نام سے جاسوسی سلسلے کا حصہ رہا ہے جو حمید کا پالتو بکرا ہے اور وہ حمید کی طرح ہی شرارتی ہے جو قارئین کے لیے مزاح پیدا کرتا ہے۔ "شہناز" کا کردار شامل کیا گیا ہے جو حمید کی بیوی تھی۔ "پروین اور نسرین" جو دو سگی بہنیں ہیں، وہ بھی ناولوں میں مہمات کا حصہ رہی ہیں۔

فریدی وحمید جاسوسی سلسلے میں جرائم پیشہ کرداروں میں "لیونارڈ" کا کردار پیش کیا گیا ہے جو ان ناولوں کا ولن اور فریدی کا سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے۔ لیونارڈ بین الاقوامی مجرم اور سائنسی دماغ کا مالک ہے۔ لیونارڈ کو فریدی نے بہت بار شکست دی لیکن وہ ہر بار زندہ بچنے میں کامیاب رہا ہے:

> "فریدی! تم نے میری سالوں کی محنت پر پانی پھیر دیا۔ لیکن یاد رکھو، تم صرف ایک مہرے ہو۔ قانون کے غلام! میرے پاس اب بھی اتنی دولت ہے۔ کہ میں تمہارے اس پورے قانون کو خرید سکتا ہوں۔"(۸)

"جیکسن" کا کردار جو لیونارڈ کا مخلص ساتھی ہوتا ہے اور جرائم کرنے میں لیونارڈ کی مدد کرتا دکھائی دیتا ہے۔ سنگ ہی جو ایک نہایت خوفناک مجرم ہے اور کرنل فریدی کی جان کا دشمن بھی ہے۔ کیپٹن حمید (جعلی) جس نے کیپٹن حمید جو کرنل فریدی کا مخلص ساتھی ہے، اُس کا روپ دھار کر جرائم کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے علاوہ اس جاسوسی سلسلے میں ڈاکٹر شوکت کا کردار شامل تھا جو ایک ذہین مجرم کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہ وہ تمام مستقل کردار ہیں جو جاسوسی دنیا و فریدی وحمید سیریز کی کائنات کو مکمل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ ایک مسلسل کشمکش، کامیابی و ناکامی، دکھ اور سکھ، جرم و شکنجہ اور سنسنی خیزی اس جاسوسی سلسلے کا خاصا ہے۔ یہاں اچھے کردار جہاں کامیاب ہوتے ہیں وہیں انہیں ناکامی سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے۔ لیکن فتح و کامرانی ہمیشہ حق اور انسانیت کا مقدر ہوتی ہے۔ ابن صفی کے مطابق:

> "ناکامیاں انسان کو توڑتی نہیں ہیں۔ بلکہ اسے آئندہ کے لیے زیادہ پختہ اور ہوشیار بنادیتی ہیں

(ابن صفی کے کردار کرنل فریدی کے مکالماتی فلسفے سے)"۔(۹)

کرنل فریدی وحمید جاسوسی ادب کے وہ کردار ہیں کہ جن کی تخلیق ۱۹۵۲ کے ہندوستان میں ہوئی جبکہ "عمران سیریز"ابن صفی کی ہجرت کی یادگار ہیں۔ابن صفی نے اس مقبول سلسلے کاآغاز ۱۹۵۵ءمیں پاکستان سے کیاجواُردو ادب کی تاریخ کامقبول ترین جاسوسی سلسلہ بن گیا۔ابن صفی کے "عمران سیریز"سلسلے کا مقصد ہم وطنوں کے دلوں میں ملک و قوم کی محبت و وفاداری کو زندہ رکھنا تھا۔ جہاں مرکزی کردرا"علی عمران"اور اس کے ساتھی سیکرٹ طریقے سے مجرموں کا پتہ لگاتے اور ملکی سلامتی کے خلاف سازشوں کو ناکام بناتے ہیں۔ عمران سیریز کامرکزی کردار علی عمران ہے جوبظاہر احمق اور پاگل پن کی اداکاری کرنے والا سادہ ساانسان ہے لیکن حقیقت کچھ اور ہے۔ علی عمران ظاہراًایسی صورت اختیار کر کے اصل میں مجرموں کو دھوکادیتاہے۔(۱۰)علی عمران کاسب سے مضبوط و طاقتور ہتھیار ان کا تیز اور شاطر دماغ ہےاور تیز زہریلا کیمیکل ہے جو مجرموں کی حقیقت بے نقاب کرنے میں مدد دیتاہے:

> "عمران سر ہلا کر بولااگر یہ لاش کسی امرود کے درخت پر پائی جاتی تو میں اسے عجوبہ تسلیم کرلیتا۔ یار تھوڑی دیر کے لیے سنجیدہ ہو جاؤ، عمران نے ٹھنڈی سانس بھری اور خاموشی سے لاش کی طرف دیکھنے لگا۔وہ آہستہ سے بڑبڑایا تین زخم۔"(۱۱)

عمران سیریز کادوسرااہم کردار "کیپٹن فیاض"ہے جو عمران کاقریبی دوست اور پولیس آفیسر ہے۔جب بھی کوئی واردات یا جرم ہوتاہے کیپٹن فیاض وہاں سب سے پہلے پہنچتے ہیں۔کیپٹن فیاض علی عمران کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں لیکن وہ پھر بھی علی عمران کی دل سے عزت کرتے ہیں۔"عمران سیریز"کاتیسرا کردار "کیپٹن جوزف"ہے،جوزف ٹیم کے طاقتور رکن ہیں۔وہ مجرموں کو سبق سکھانے کے لیے مکے بازی اور جسمانی طاقت کااستعمال کرتے ہیں۔اس سلسلے کا چوتھا کردار ٹائیگر (سارجنٹ) ہیں۔ یہ بہت تیز چست اور غیر معمولی ذہانت رکھتے ہیں۔ٹائیگر اونچی عمارتوں پر چڑھنے اور ریسکیو آپریشنز میں مہارت رکھتے ہیں۔ عمران سیریز کا پانچواں کردار صفدر ہے، یہ نہایت ہی سادہ اور صاف دل انسان ہیں جو اس سلسلے میں پیش آنے والے معاملات کو سنجیدگی سے حل کرنے میں علی عمران کی مدد کرتے ہیں۔ عمران سیریز کا چھٹا کردار تنویر اور انصار [اصلاح شدہ] ہیں۔ یہ دونوں روپ بدلنے کے ماہر ہیں، اکثر روپ بدل کر ڈرائیور اور ہوٹل ملازمین کاروپ اختیار کر کے مجرموں کے اڈوں کا پتہ لگاتے ہیں:

> "عمران چند لمحے خاموش رہاپھر بولاہیلو!لیڈی تنویر دیکھیے میں روشی اینڈ کمپنی کاایک نمائندہ ہوں!کیاآپ آدھے گھنٹے بعد ٹپ ٹاپ نائٹ کلب میں مل سکیں گی۔یہ بہت ضروری ہے۔جی ہاں وہی معاملہ ہے ملیں گی شکریہ۔"(۱۲)

عمران سیریز کاایک اہم کردار "جولیا"ہے، جولیاایک بہادر لڑکی ہے جو اکثر ماڈرن لڑکیوں کاروپ دھار کر مجرموں کو پھنساتی ہے۔ جولیاکاکام اندرونی خبریں علی عمران تک پہنچاناہے۔جولیا علی عمران سے دلی محبت کرتی ہے، وہ سائنسی علوم اور سائیکالوجی میں بھی

مہارت رکھتی ہے۔ عمران سیریز کا ساتواں کردار "سلیمان" ہے، یہ عمران کا وفادار ملازم اور باورچی ہے۔ وہ نہ صرف لذیذ کھانے بناتا ہے بلکہ عمران کے مزاج کو بھی اچھی طرح جانتا ہے۔ اکثر سلیمان کو اس سلسلے میں مزاح پیدا کرتے دکھایا گیا ہے، وہ نہایت شرارتی لڑکا ہے۔ نیز وہ بھی اس سارے جاسوسی سرکل کا حصہ ہے اور ضرورت پڑنے پر ہر طرح کی معاونت کرتا ہے۔ پروفیسر کرسٹوف جافریلو کے مطابق:

> "ابن صفی کے جاسوسی ناول محض کرائم کی کہانیاں نہیں ہیں، بلکہ یہ برصغیر کے بدلتے ہوئے شہری متوسط طبقے، پوسٹ کالونیل آزادی کے بعد کی نفسیات اور سکیورٹی ریاست کے ابھار کا ایک گہرا سماجی مطالعہ ہیں۔ ان کے کردار فریدی اور عمران مغربی جاسوسوں کے مقابلے میں مقامی اخلاقی اقدار کے پاسدار ہیں۔"(۱۳)

ابن صفی جاسوسی ناولوں کی بدولت اُردو ادب میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ابن صفی نے اپنے ناولوں میں ایسے کردار تخلیق کیے ہیں جو ایک دوسرے سے الگ ہیں، جیسے فریدی سیریز میں ان کا کردار کرنل فریدی سنجیدہ، مضبوط اور غیر معمولی ذہانت کا مالک ہے جبکہ عمران سیریز میں علی عمران بظاہر احمق اور جھلا دکھائی دیتا ہے لیکن حقیقت میں وہ نہایت ذہین اور شاطر جاسوس ہے۔

ابن صفی کے جاسوسی ناولوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے کرداروں کی ذہنی کیفیت اور نفسیاتی پیچیدگیوں کو بہتر انداز میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے ناولوں میں مجرم صرف عام انسان نہیں بلکہ مخصوص حالات میں نفسیاتی عوامل کے زیرِ اثر ہوتے ہیں۔ ابن صفی کرداروں کے ذریعے مزاح پیدا کرتے ہیں۔ ابن صفی کے کردار مشکل حالات میں بھی سکون اور مہارت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ابن صفی کے جاسوسی ناولوں میں فریدی سیریز میں کیپٹن حمید، جولیا، کرنل فریدی، انسپکٹر فاروقی یہ ایسے کردار ہیں جو کہانی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ناصرف جاسوسی دنیا سے متعلق ہیں بلکہ اپنے عمل سے مشرقی اقدار وروایات اور اعلیٰ انسان اقدار کا تحفظ کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ جتنے خطرناک، طاقتور اور شاطر ہیں اتنے ہی رحمدل، انسانی فطرت میں معصوم اور انسانیت کے مددگار ہیں۔ یہ بلاامتیاز رنگ و نسل اور مرتبہ لوگوں کی مدد کرتے اور عدل وانصاف کے پرچارک ہیں۔ ابن صفی نے انہیں ہر طریقے سے ہردلعزیز بنانے کی کوشش کی ہے۔ ابن صفی کے ناولوں میں مکالمے مختصر، دلکش اور کرداروں کی شخصیت کے عین مطابق ہوتے ہیں جو نہ صرف کہانی کو آگے بڑھاتے ہیں بلکہ قاری کی دلچسپی کا بھی باعث بنتے ہیں۔ ابن صفی کے ناولوں میں اچھائی اور برائی کے درمیان واضح تصادم تو دکھایا گیا ہے مگر تعصب نہیں دکھایا گیا ہے وہ منفی کرداروں کو بھی ذہین اور شاطر بنا کر پیش کرتے ہیں۔ ابن صفی کے جاسوسی ناولوں کے مختلف کردار مختلف ممالک کی زبانوں اور ثقافتوں سے منسلک ہوتے ہیں جس سے ابن صفی کے ناولوں میں عالمی فضاء پیدا ہوتی ہے۔ جاوید اختر کے مطابق:

> "میں نے بچپن میں ابن صفی کو کثرت سے پڑھا ہے۔ ان کے جاسوسی ناولوں نے مجھے سکھایا کہ کردار نگاری کیا ہوتی ہے۔ الٹی سیدھی حرکات کرنے والے علی عمران کے اندر جو گہرا، سنجیدہ اور تیز طرار جاسوس چھپا ہے، اس تضاد نے میرے اندر کے مصنف کو بہت متاثر کیا۔"(۱۴)

جاسوسی ناولوں میں کامیاب کردار نگاری کا دارومدار انفرادیت، پلاٹ اور نفسیاتی گہرائی سے ہم آہنگ ہوناہوتا ہے۔ابن صفی نے اپنے جاسوسی ناولوں میں ان تمام معیارات کو مہارت سے برتا ہے۔ابن صفی کی کردار نگاری اُردو ناول کی تاریخ میں ایک منفرد مثال جانی جاتی ہے۔ابنِ صفی کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے اردو ادب میں دو زمینوں "ہندوستان اور پاکستان" کے کرداروں پر مشتمل ناولوں کا متوازی سلسلہ ناصرف جاری رکھا بلکہ تادمِ حیات اس سلسلے کو منقطع نہ ہونے دیا۔ابن صفی کی "حمید سیریز"ہندوستان جبکہ "عمران سیریز" پاکستان سے متعلق تھی۔دونوں سرزمینوں کے پسِ منظر میں بیک وقت لکھنا اور ان سے متعلقہ کرداروں کو زمین، کہانی، پلاٹ اور جذبات کے حوالے سے کھپانا اور منفرد شناخت عطا کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔یہ کام کوئی "جینیئس"ہی کر سکتا تھا اور ابنِ صفی وہی جینئیس تھے۔ان کی عظمت ایوارڈوں اور تمغوں سے بہت بلند ہے کیونکہ وہ لوگوں کے دلوں پہ راج کرتے رہے۔ان کے ان جاسوسی سلسلوں کے سبب عوام (بچوں، جوانوں، بوڑھوں)کی دلچسپی اردو ادب میں بہت بڑھ گئی تھی۔"جن لوگوں نے نئی نسل کو ابنِ صفی سے متعارف کروادیا ہے وہ نسل خوش قسمت ہے۔(۱۵)ان کی تحریروں کے قارئین کا براہِ راست تعلق اردو ادب سے ہے لیکن عالمی سطح پر بھی ان کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔بلاشبہ ابنِ صفی اردو جاسوسی ناول نگاری کی شناخت ہیں اور اس شناخت کا سب سے بڑا ذریعہ ان کے تخلیق کردہ جاندار، لازوال اور بے مثال کردار ہیں۔ابنِ صفی کا نام ان کرداروں کے سر پر آج بھی زندہ ہے۔

حوالہ جات

1. https://www.scribed.com
2. ایڈ گرایلن پو، The Murders in the rue Morgue، گریم کالیڈیز اینڈ جنٹلمینز میگزین، ۱۸۴۱، ص:۲۱۱
3. https://www.livewritethrive.com
4. https://www.livewritethrive.com
5. محمد فیصل، "ابن صفی: شخصیت اور فن"، اکیڈمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد، 2017ء، ص:196
6. ابن صفی، "گیارہواں زینہ"، فائن آفسٹ پریس شاہدرہ، دہلی، 2012ء، ص:90
7. ابنِ صفی: "جاسوسی ادب: زمین کے بادل"، فرید بک ڈپو (پرائیویٹ لیمیٹڈ) نئی دہلی، 2009، ص200
8. ابن صفی، موت کی آندھی، اسرار پبلشرز، ۱۹۵۳ء، ص:115
9. ابن صفی، "خوفناک عمارت" (عمران سیریز)، اسرار پبلشرز، 1955ء، ص:250
10. https://ur.wikipedia.org
11. ابن صفی، "خوفناک عمارت" (عمران سیریز)، اسرار پبلشرز، 1955ء، ص:17
12. https://kutabmela.com
۱۳. پروفیسر کرسٹوف جافریلو، "پاکستان کی تاریخ اور اس کے محرکات"، اینتھم پریس، 2004ء، ص:211

۱۴. جاوید اختر،Talking Films: Conversation on Hindi Cinema،آکسفورڈ یونیورسٹی،۱۹۹۹ء، ص:۷۴

۱۵. ابنِ صفی، "جاسوسی ادب: زمین کے بادل" ص:۰۴

Romanised References

1. Scribed. (n.d.). Retrieved from https://www.scribed.com
2. Poe, E. A. (1841). The murders in the rue Morgue. Grim Kalidez and Gentlemen's Magazine, p. 211.
3. Live Write Thrive. (n.d.). Retrieved from https://www.livewritethrive.com
4. Live Write Thrive. (n.d.). Retrieved from https://www.livewritethrive.com
5. Faisal, M. (2017). Ibn Safi: Shakhsiyat aur fan. Academy Adabiyat Pakistan, Islamabad, p. 196.
6. Ibn Safi. (2012). Giyarhawan zena. Fine Offset Press Shahdara, Delhi, p. 90.
7. Ibn Safi. (2009). Jasusi adab: Zameen ke badal. Farid Book Depot (Private Limited), Nai Delhi, p. 200.
8. Ibn Safi. (1953). Maut ki andhi. Israr Publishers, p. 115.
9. Ibn Safi. (1955). Khofnak imarat (Imran Series). Israr Publishers, p. 250.
10. Wikipedia. (n.d.). Retrieved from https://ur.wikipedia.org
11. Ibn Safi. (1955). Khofnak imarat (Imran Series). Israr Publishers, p. 17.
12. Kutab Mela. (n.d.). Retrieved from https://kutabmela.com
13. Jaffrelot, C. (2004). Pakistan ki tareekh aur us ke meharrakat. Anthem Press, p. 211.
14. Akhtar, J. (1999). Talking films: Conversation on Hindi cinema. Oxford University Press, p. 74.
15. Ibn Safi. (2009). Jasusi adab: Zameen ke badal, p. 04.